آج کی خبر

کرکٹ تے دعاواں

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ضروریات کو پورا کرنے کا ذمہ خود اٹھایا ہے اور اس کیلئے اللہ کریم نے بڑی محبت وشفقت سے اس انسان کو حکم فرمایا ہے کہ تجھے کوئی بھی ضرورت کسی بھی وقت ہو تو مجھ سے مانگ۔ سوال کر، میں تیری دعا کو قبول کر کے تیری ضرورت کو پورا کردونگا۔ مگر اس کیلئے کچھ شرائط رکھ دی گئی ہیں تاکہ انسان کی صحیح تربیت ہو سکے مثلاً رزق حلال کما کر کھانا۔ عاجزی وانکساری کا اظہار، اپنے لباس اور بود وباش کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنا۔ ہم قرآن وحدیث پر نظر دوڑائیں تو سینکڑوں ایسی مثالیں مل جائیں گی کہ ادھر کسی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجت وضرورت کے پورا ہونے کی دعا کی ادھر اللہ کریم نے وہ چیز اس شخص کو فوراً عطا فرما دی۔

مگر آج ہم ہیں کہ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتے ہیں اور کھانے پینے، سننے دیکھنے، پہننے وغیرہ میں حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتے اور پھر شکوہ بھی کرتے ہیں کہ دعاؤں میں اثر نہیں ہے۔ یہ بات مجھے اس وقت یاد آئی جب کہ آج کہ روزنامہ (۲۷ فروری ۲۰۰۳) کے روزنامہ جنگ لاہور میں جاوید اقبال کا بنایا ہوا کارٹون دیکھ کر یاد آئی جس میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان وقار یونس کو ٹیلی فون کرتے دیکھایا گیا ہے اور وہ قوم سے کہہ رہا ہے کہ اگر ہماری کارکردگی اچھی نہیں تو آپ کی دعاؤں میں بھی اثر نہیں۔ اس سے کسی کا کیا مطلب ہے؟ اور کیا کیا نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے؟ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں اور نہ ہی میں اس ساری تفصیل کو پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس وقت میں فقط اپنے قارئین کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ دعائیں بے اثر کیوں اور کب ہوتی ہیں؟

ان دنوں ورلڈ کپ کے میچ ہو رہے ہیں اور پاکستانی ٹیم جو کہ تبصرہ نگاروں کے مطابق دنیا بھر کی بہترین کرکٹ ٹیم ہے میدان کرکٹ میں بری طرح پٹ رہی ہے اور پاکستانی قوم ایسی صورتحال دیکھ کر اپنے کھلاڑیوں سے سخت نالاں ہیں اسی وجہ وہ اپنے کھلاڑیوں کو دھمکیاں بھی دے رہے ہیں اور بعض مقتدر شخصیات وحلقے لالچ بھی جیسا کہ جنرل پرویز مشرف صاحب گذشتہ روز اعلان کیا تھا کہ اگر کھلاڑی ورلڈ کپ لیکر آئے تو ہم انہیں مالا مال کردیں گے۔ لیکن ان ناکامیوں کو جو اصل سبب ہے اس کی طرف توجہ ہی دینے کی زحمت گوارا نہیں کی جارہی۔ قارئین کو یاد ہوگا جب ٹیم نے میچ میں حصہ لینے کیلئے روانہ ہونا تھا تو لاہور میں جس طوفان بدتمیزی کا مظاہرہ کیا گیا اور دینی قومی وملی غیرت کا جس طرح جنازہ نکالا گیا وہ کیمرے کی آنکھ نے ٹی وی کی سکرین پر ہر گھر میں دکھا دیا۔ اس وقت نہ تو شائقین کو یہ خیال گزرا کہ اللہ کے بندوں کے مقابلے میں اترنے کیلئے قومیں بے حیائی اور بے غیرتی کا مظاہرہ نہیں کیا کرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انکساری سے گڑگڑا کر کامیابی کیلئے درخواست پیش کیا کرتی ہیں خود اللہ کریم نے طریقہ بتایا کہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو نماز پڑھ کر اور صبر کر کے لیکن ہم نے بجائے حاجت کے نوافل پڑھنے کے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کیلئے کنجر خانہ برپا کر دیا کہ ہر شریف آنکھ یہ منظر دیکھ کر شرما گئی یہ سارا کچھ کرنے کے بعد بھی ہمیں یہ شکوہ ہے کہ ہماری دعاؤں میں اثر نہیں ہے۔ آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم گانے انڈیا کے سنیں، فلمیں انڈین دیکھیں اپنی وضع قطع کیلئے ہمارے آئیڈیل بھارت کی فلم انڈسٹری کے کنجر اور کنجریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے احکامات کی تو ہم پرواہ نہیں کرتے اور پھر اسی اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری دعاؤں کو قبول کرلے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ ہے کہ میں دعائیں قبول کرتا ہوں لیکن ہمیں بھی تو اپنے اپ کو اس قابل بنانا چاہئے۔ آیئے دیکھیں رسول اللہ ﷺ جب دشمن کے مقابلے میں نکلتے ہیں تو گڑگڑا کر، رورو کر کتنی عاجزی اور انکساری سے دعائیں کرتے ہیں اس لئے ہمیں بھی عاجزی اور انکساری کو اپنانا چاہئے گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے۔ اپنے عقائد واعمال کو کتاب وسنت کے مطابق کرنا چاہئے اور حرام سے بچتے ہوئے حلال کو اپنی غذا بنانا ہوگا پھر دیکھیں دعائیں کیسے اثر پذیر ہوتی ہیں۔

کوئی مانے نہ مانے جان جہاں اختیار ہے
ہم تو نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں